اِک
مردِ مجاہد
سے ،

نصرتِ حیات

اِک
مردِ مسلماں
سے !

دیانتداری کا تقاضا یہ ہے کہ جو بات حق سمجھی جائے ، برملا کہی جائے ، سیاسی مصلحتیں خواہ کچھ بھی ہوں ، جب اسلام کا نام لیا جا رہا ہے تو اسلام ہی کی بات کی جائے گی ۔

چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر جناب جنرل ضیاء الحق نے قوم سے دو مرتبہ خطاب فرمایا ، ریڈیو سے یہ تقریریں سنتے وقت پہلی مرتبہ یہ احساس ہوا کہ کسی مسلمان ملک کے ریڈیو سے مسلمان سربراہ مسلمانوں سے خطاب کر رہا ہے —— اسلام کا نام قلبی لگاؤ سے لیا گیا ، قوم کو اللہ رب العزت کے حضور جھکنے ، اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور اعمالِ صالحہ اختیار کرنے کی ترغیب دی گئی ، اور جہاں اس سلسلہ میں قرآنِ مجید ، فرقانِ حمید کی آیت پڑھ کر سنائی گئی ، وہاں آجر اور اجیر کے معاملات سے متعلق حدیثِ رسولؐ (فداہ ابی و امی) کا حوالہ بھی دیا گیا —— اور جب بات یہاں تک پہنچ ہی گئی ہے تو چند معروضات کا پیش کرنا ضروری ہو گیا ہے ۔

موجودہ حکومت عبوری ہے ، مارشل لاء ہے ، جمہوری ہے یا غیر جمہوری ، اس سے بحث نہیں ، حکومت بہرحال حکومت ہے ۔ اور ہر وہ حکومت جو اسلام کا نام لے گی ، اسلام کی بات کرے گی ، اسلام کیلئے کام کریگی ، اور اسلام ہی کو اپنا ضابطۂ حیات اور لائحہ عمل بتلائے گی ، اسلام کی نظر میں جائز حکومت ہوگی —— اور اس سے بھی بحث نہیں کہ جناب جنرل ضیاء الحق چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر ہیں یا آئینی حکمران یا غیر آئینی سربراہ ، وہ بہرحال ملک کے حاکم ہیں اور اس وقت ملک کی سب سے با اختیار اور مقتدر شخصیت ! —— اور چونکہ اسلام کا دم بھرتے ہیں ، محض زبانی نہیں عملی طور پر بھی ، لہٰذا اُس سب سے مقدس و محترم آئین کی رُو سے جائز حکمران بھی ہیں کہ جس پر دنیا کے تمام دیگر آئین قربان کیئے جا سکتے ہیں ۔

ان حالات میں ان کا یہ فرمانا کچھ عجیب سا لگتا ہے کہ " سیاستدانوں کے معاملات آئندہ حکومت نپٹائے گی ،

میرا کام صرف انتخابات کروانا ہے" بلاشبہ منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کا انعقاد پچھلے چند ماہ میں قوم کا سب سے اہم مطالبہ رہا ہے (اور یہ بھی دراصل نفاذِ شریعت ہی کی خاطر تھا) لیکن انہوں نے یہ بات کیوں نظر انداز فرمادی کہ اسلام کا نام لے کر جب انہوں نے ملک کی باگ ڈور سنبھالی ہے، خواہ چند ہی ماہ کیلئے تو پھر اسلام ہی کی رُو سے ان پر وہ تمام ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں جو اسلام کسی بھی مسلم سربراہ پر عائد کرتا ہے۔ انہیں اپنے دورِ حکومت میں جہاں تک ممکن ہو سکے، ہر وہ کام کرنا ہوگا جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ اور ہر اس برائی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا ہوگا جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے ——— پس قرآن اور اسلام ان سے یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ ایک چور کے ہاتھ کاٹنے کا تو حکم جاری کرتے ہیں لیکن چوروں کے اس پورے گروہ کو کھلا کیوں چھوڑ رہے ہیں کہ حصولِ اقتدار سے جن کا مقصد ہی چوری اور لوٹ مار تھا اور جنہوں نے پورے ملک کو دیوالیہ بنا کر رکھ دیا؟ ——— وہ فردِ واحد کے قاتل کو تو موت کی سزا دینا چاہتے ہیں لیکن ملک و قوم کے قاتل، ہزارہا سینوں پر گولیاں برسانے والے، قرآن کی بے حرمتی کرنے والے، مساجد کے تقدس کو پامال کرنے والے اور معصوم بچوں، محترم شخصیتوں اور نہتے عوام کو خاک و خون میں تڑپانے والے اس شقی القلب انسان کو آزادانہ گھومنے کا موقع کیوں دیتے ہیں کہ جس کا انتخابی نشان ہی تلوار تھی اور جس کو اتنی بھی توفیق نہ ہوئی کہ ان واقعات پر اظہارِ افسوس ہی کر دے ——— جو اب بھی نہایت ڈھٹائی سے "اپنے عوام" کی راگنی الاپتا اور اپنا نام عزت سے لئے جانے کی خواہش اور تلقین کرتا نظر آتا ہے۔

وہ ایک شرابی کو تو برسرِعام کوڑے مارنا چاہتے ہیں لیکن ان ولایتی مے خواروں کو الیکشن لڑنے کا موقع کیوں فراہم کرتے ہیں جنہوں نے شراب کی خاطر اس ملک کی لٹیا ڈبو دینے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی؟ ——— اور وہ چادر اور چاردیواری کے تحفظ کا جذبہ تو رکھتے ہیں اور اس کی خاطر سزا بھی مقرر فرماتے ہیں لیکن بدمعاشوں کے اس ٹولہ کا نوٹس کیوں نہیں لیتے کہ جن کی لغاتِ حیات ہی ماں اور بہن کے الفاظ سے ناآشنا تھی۔ جنہوں نے ان کے احترام کو سڑکوں پر پامال کیا، انہیں تھانوں میں بلوایا، ان کی چوٹیاں پکڑ کر کھینچیں اور ڈنڈوں سے انہیں مارا پیٹا ——— ؟

جناب جنرل صاحب اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ پچھلے چند سالوں میں ہر برائی کی جڑ اور ہر برائی کا منبع وہ قائدِ عوام تھا جو تالیاں بجا بجا کر اس ملک کے سادہ لوح عوام کو مسلسل ساڑھے پانچ سال تک فریب دیتا رہا، جو آئین کا نام لے کر آئین کے پرزے اڑاتا رہا، جو اسلام کا نام لے کر اسلام کا مذاق اڑاتا رہا، اور جو غریبوں، محنت کشوں اور کسانوں کا ہمدرد بن کر انہی کا خون چوستا رہا ——— ان حالات میں جناب جنرل صاحب،

خداوندِ کریم کی طرف سے آپ پر یہ فرض عائد ہوتا ہے،

رحمۃ للعالمین ﷺ کی رحمت اور عدل و انصاف آپ سے مقتضی ہیں،

اسلام اور قرآن آپ سے یہ مطالبہ کرتے ہیں ——— اور پوری قوم آپ سے بجا طور پر یہ توقع رکھتی ہے: